سماجی علوم

ہمارا ماحول

ساتویں جماعت کے لیے جغرافیہ کی درسی کتاب

4717

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

'Hamara Mahaul' (Our Environment)
Textbook in Urdu for Class VII

ISBN 81-7450-768-X

پہلا اردو ایڈیشن

جون 2007 جیشٹھ 1929

دیگر طباعت

فروری 2014 ماگھ 1935

اپریل 2018 چیترا 1939

مئی 2019 ویشاکھ 1941

PD 2H SPA

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمپس
سری اروندو مارگ
نئی دہلی - 110016 فون 011-26562708

108,100 فٹ روڈ ہوسڈے کیرے ہیلی
ایکسٹینشن بناشنکری III اسٹیج
بینگلورو - 560085 فون 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون
ڈاک گھر، نوجیون
احمد آباد - 380014 فون 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیمپس
بمقابل ڈھانکل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی
کولکاتا - 700114 فون 033-25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس
مالی گاؤں
گواہاٹی - 781021 فون 0361-2674869

قیمت : ₹ ??.00

اشاعتی ٹیم

ہیڈ پبلی کیشن ڈویژن	:	محمد سراج انور
چیف ایڈیٹر	:	شویتا اُپّل
چیف پروڈکشن آفیسر	:	ارون چتکارا
چیف بزنس منیجر	:	ببھاش کمار داس
ایڈیٹر	:	سیّد پرویز احمد
پروڈکشن اسسٹنٹ	:	مکیش گوڑ

سرورق اور ڈیزائن

ندھی وادھوا

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ

سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، شری اروندو مارگ نئی دہلی نے

میں چھپوا کر پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

پیش لفظ

’قومی درسیات کا خاکہ —2005‘ میں سفارش کی گئی ہے کہ بچوں کی اسکول کی زندگی، ان کی باہر کی زندگی سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ یہ زاویۂ نظر، کتابی علم کی اس روایت کی نفی کرتا ہے جس کے باعث آج تک ہمارے نظام میں گھر اور سماج کے درمیان فاصلے حائل ہیں۔ نئے قومی درسیات کے خاکے پر مبنی نصاب اور درسی کتابیں اسی بنیادی خیال پر عمل آوری کی ایک کوشش ہے۔ اس کوشش میں مختلف مضامین کو ایک دوسرے سے الگ رکھنے اور رٹ کر پڑھنے کے طریقۂ کار کی حوصلہ شکنی بھی شامل ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ان اقدامات سے قومی تعلیمی پالیسی 1986 میں مذکور ’تعلیم کے طفل مرکوز نظام‘ کی طرف مزید پیش رفت ہوگی۔

اس کوشش کی کامیابی کا انحصار اس پر ہے کہ اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ بچوں میں اپنے تاثرات خود ظاہر کرنے اور ذہنی سرگرمیوں اور سوالوں کے ذریعے سیکھنے کی ہمّت افزائی کریں۔ ہمیں یہ ضرور تسلیم کرنا چاہیے کہ بچوں کو اگر موقع، وقت اور آزادی دی جائے تو وہ بڑوں سے حاصل شدہ معلومات سے وابستہ ہو کر، نئی معلومات مرتّب کرتے ہیں۔ آموزش کے دوسرے ذرائع اور محل وقوع کو نظر انداز کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک اہم سبب مجوزہ درسی کتاب کو امتحان کے لیے واحد ذریعہ بنانا ہے۔ بچوں کے اندر تخلیقی صلاحیت اور پیش قدمی کے رجحان کو فروغ دینا اسی وقت ممکن ہے جب ہم آموزشی عمل میں بچوں کو بحیثیت شریک کار قبول کریں اور اُن سے اسی طرح پیش آئیں۔ انھیں محض مقررہ معلومات کا پابند نہ سمجھیں۔

یہ مقاصد اسکول کے معمولات اور طریقۂ کار میں معقول تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ روزمرہ نظام الاوقات (Time-Table) میں لچیلا پن اُسی قدر ضروری ہے جتنی کہ سالانہ کیلنڈر کے نفاذ میں سخت محنت کی تاکہ مطلوبہ ایّام کو حقیقتاً تدریس کے لیے وقف کیا جاسکے۔ تدریس اور اندازۂ قدر کے طریقوں سے بھی اس امر کا تعین ہوگا کہ یہ درسی کتاب، بچوں میں ذہنی تناؤ اور اکتاہٹ کا ذریعہ بننے کے بجائے ان کی اسکولی زندگی کو خوش گوار بنانے میں کس حد تک مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ نصابی بوجھ کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے نصاب سازوں نے مختلف سطحوں پر معلومات کی تشکیل نو اور اسے نیا رخ دینے کی غرض سے بچوں کی نفسیات اور تدریس کے لیے دستیاب وقت پر زیادہ سنجیدگی کے ساتھ توجہ دی ہے۔ اس مخلصانہ کوشش کو

مزید بہتر بنانے کے لیے یہ درسی کتاب سوچنے اور محسوس کرنے کی تربیت، چھوٹے گروپوں میں بحث ومباحثہ کرنے اور عملاً انجام دی جانے والی سرگرمیوں کو زیادہ اوّلیت دیتی ہے۔

این سی ای آر ٹی اس کتاب کے لیے تشکیل دی جانے والی ''کمیٹی برائے درسی کتاب'' کی مخلصانہ کوششوں کی شکر گزار ہے۔ مشاورتی کمیٹی کے چیئر پرسن پروفیسر ہری واسودیون اور اس کتاب کے خصوصی صلاح کار وبھا پارتھا سارتھی، ریٹائرڈ پرنسپل، سردار پٹیل ودھیالیہ، نئی دہلی کی ممنون ہے۔ اس درسی کتاب کی تیاری میں جن اساتذہ نے حصّہ لیا، ہم ان کے متعلقہ اداروں کے بھی شکر گزار ہیں۔ ہم ان سب ہی اداروں اور تنظیموں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنے وسائل، مآخذ اور عملے کی فراہمی میں فراخ دلی کا ثبوت دیا۔ ہم وزارت برائے فروغ انسانی وسائل کے شعبہ برائے ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیم کی جانب سے پروفیسر مرنال مری اور پروفیسر جی۔ پی۔ دیش پانڈے کی سربراہی میں تشکیل شدہ نگراں کمیٹی (مانیٹرنگ کمیٹی) کے اراکین کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنا قیمتی وقت اور تعاون ہمیں دیا۔

ہم اس نصابی کتاب کے اردو ترجمے کی ذمے داری بخوبی انجام دینے کے لیے جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی کے شکر گزار ہیں، خاص طور پر جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مشیر الحسن اور محترمہ رخشندہ جلیل کے ممنون اور شکر گزار ہیں جنھوں نے مرکز برائے جواہر لعل نہرو اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے آؤٹ ریچ پروگرام کے ذریعے اس عمل میں رابطہ کار کے فرائض بخوبی انجام دیے۔ کونسل اس کتاب کے اردو ترجمے کے لیے محترمہ شہلا مجیب کی شکر گزار ہے۔ باضابطہ اصلاح اور اپنی اشاعت کے معیار کو مسلسل بہتر بنانے کے مقصد کی پابند ایک تنظیم کے طور پر این سی ای آر ٹی تمام مشوروں اور آرا کا خیر مقدم کرتی ہے تاکہ کتاب کو مزید غور و فکر کے بعد اور زیادہ کار آمد اور بامعنی بنایا جا سکے۔

نئی دہلی
20 نومبر 2006

ڈائریکٹر
نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

کمیٹی برائے درسی کتب

چیئر پرسن، مشاورتی کمیٹی برائے نصابی کتب (اپر پرائمری سطح)

ہری واسودیون، پروفیسر، شعبۂ تاریخ، کلکتہ یونیورسٹی، کولکاتا۔

خصوصی صلاح کار

وبھا پارتھا سارتھی، ریٹائرڈ پرنسپل، سردار پٹیل ودھیالیہ، نئی دہلی۔

اراکین

نندیتا سرکار، لیکچرر، مرانڈا ہاؤس، دہلی یونیورسٹی، دہلی۔

انشو، ریڈر، کروڑی مل کالج، دہلی یونیورسٹی، دہلی۔

ایکتا سندھو، پی جی ٹی، انڈس پبلک اسکول، روہتک۔

مہر سنگھ، پی جی ٹی، سینٹ میری اسکول، دوارکا۔

ریکھا لوہن، پی جی ٹی، موتی لال نہرو اسکول آف اسپورٹس، رائی۔

سمیتا داس گپتا، پی جی ٹی، آنندالیا، آنند، گجرات

شیاملا سریواستو، ٹی جی ٹی، سردار پٹیل ودھیالیہ، نئی دہلی

ممبر کوآرڈی نیٹر

تنو ملک، لیکچرر، ڈی ای ایس ایس ایچ، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی۔
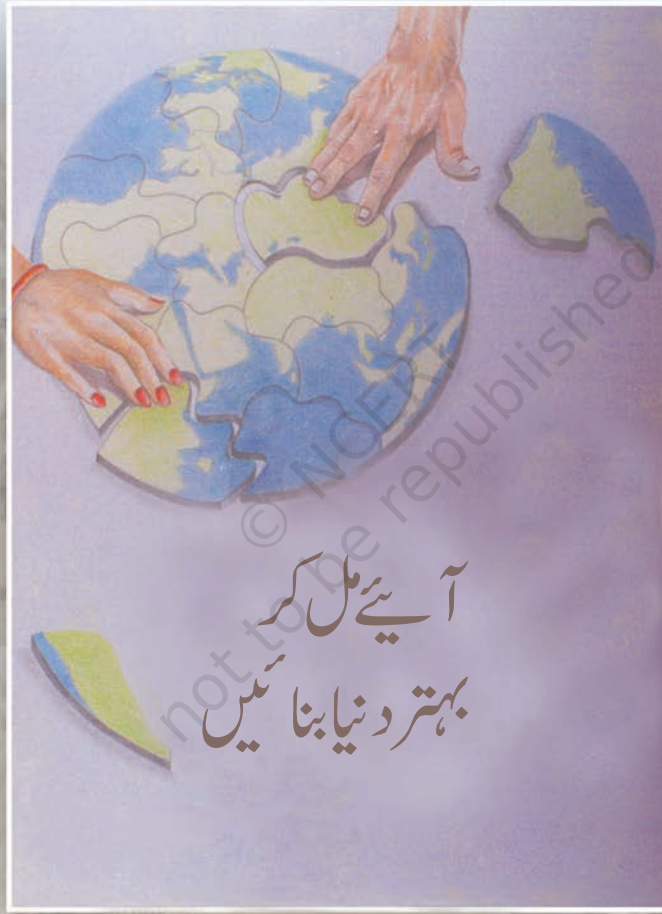
نرملیا چکرورتی، کالج آف آرٹ، نئی دہلی

اظہار تشکر

این سی ای آر ٹی اس کتاب کی تیاری میں تعاون کے لیے دولت پٹیل، استاد (ریٹائرڈ)، سردار پٹیل ودھیالیہ، نئ دہلی؛ سواگتا باسو، لیکچرر، ایس ایس وی (پی جی) کالج، ہاپوڑ اور شپرا نائر، دارجلنگ کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

اس کتاب کو مزید بہتر بنانے میں سویتا سنہا، پروفیسر اور صدر ڈی ای اے ایس ایچ، این سی ای آر ٹی کی بھی شکر گزار ہے جنھوں نے ہر مرحلہ میں اپنے بیش قیمت مشوروں سے نوازا اور قابل قدر پشت پناہی کی۔

کونسل درج ذیل افراد اور انجمنوں کی بھی بہت شکر گزار ہے جنھوں نے مختلف تصاویر، اشکال اور کتاب میں عملی کاموں میں مدد کی ہے — انشو، ریڈر، کروڑی مل کالج، دہلی کا صفحہ 14، 18، 55، 61، 62، 67، 76 پر تصاویر اور اشکال 3.8، 6.2، 6.5، 6.6، 6.9، 6.10، 6.15، 7.7، 8.4، 8.5، 8.6، 8.11، 8.12 اور 9.3 کے لیے؛ سیما ماتھر، ریڈر، سری اربندو کالج (ایوننگ)، نئ دہلی کا اشکال 6.7، 6.12 اور 7.1 کے لیے؛ کرشن شیورن، آسٹریا کا صفحہ 32 پر سرگرمی کے لیے؛ گیتانجلی تہلن اور پریکشت تہلن، روہتک کا صفحہ 15 اور 61 پر تصاویر، اشکال 5.3 اور 6.13(b) کے لیے؛ آرپیلسن، سہارا میٹ کا اشکال 10.1 کے لیے؛ شویتا اپّل، این سی ای آر ٹی، نئ دہلی کا صفحہ 1، 5، 18 پر تصاویر اور اشکال 6.3، 7.4 اور 7.8 کے لیے؛ کلیان بنرجی، این سی ای آر ٹی، نئ دہلی کا صفحہ 18 پر تصاویر، اشکال 6.1 اور 7.9 کے لیے؛ آئی ٹی ڈی سی، وزارت سیاحت، حکومت ہند کا صفحہ 9، 76، پر تصاویر اور اشکال 3.9، 6.8، 76، 78، 89، 8.10، 8.13، 8.14 کے لیے؛ وزارت داخلہ، حکومت ہند/ڈی ایم ڈی کا صفحہ 25 اور 35 پر تصاویر اور شکل 3.3 کے لیے؛ بلیوفش کا صفحہ 9، 55، 6.1، 76 کے لیے؛ ڈائریکٹوریٹ آف ایکسٹینشن، وزارت زراعت، حکومت ہند کا صفحہ 48 پر تصویر کے لیے؛ ٹائمز آف انڈیا، نئ دہلی کا صفحہ 21، 33 اور 50 پر خبروں کے لیے؛ سماجی علوم کی درسی کتاب (ساتویں جماعت کے لیے) کی اشکال 6.11، 8.3 کے لیے؛ اور سینٹر فار انوائرمنٹل ایجوکیشن، احمد آباد کا صفحہ 32 پر سرگرمی کے لیے شامل ہیں۔

فہرست

مندرجہ ذیل کا اطلاق اس درسی کتاب میں دیے گئے ہندوستان کے تمام نقشوں کے لیے ہے۔

1۔ © حکومت ہند، جملہ حقوق 2006
2۔ اندرونی تفصیل کے صحیح ہونے کی تمام تر ذمہ داری ناشر کی ہے۔
3۔ ہندوستان کی علاقائی حدود سمندر کے اندر بنیادی خط سے ناٹیکل میل / بحری میل تک ہیں۔
4۔ چنڈی گڑھ، ہریانہ اور پنجاب کا انتظامی صدر مقام چنڈی گڑھ ہے۔
5۔ اروناچل پردیش، آسام اور میگھالیہ ریاستوں کے مابین حدود جو نقشے میں دکھائی گئی ہیں وہ "شمال مشرقی علاقوں کے ایکٹ 1971 (ترمیم شدہ نصاب) کے تحت ہیں، تاہم تصدیق کی ضرورت ہے۔
6۔ ہندوستان کی بیرونی حدود اور ساحلی حدود سروے آف انڈیا کے اندراج کے مطابق ہیں۔
7۔ اترانچل، اتر پردیش، بہار اور جھارکھنڈ، چھتیس گڑھ اور مدھیہ پردیش کے درمیان ریاستی حدود تصدیق شدہ نہیں ہیں اور سرکاری محکموں سے غیر منظور شدہ ہیں۔
8۔ اس نقشے میں ناموں کے ہجے مختلف ذرائع سے لیے گئے ہیں۔

بھارت کا آئین

تمہید

ہَم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بَھارَت کو
ایک مقتَدر، سمَاج وَادی، غیرَ مَذہَبی عَوامی جَمہُوریَہ بنائیں اور
اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں۔

انصاف سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور
سالمیت کا تیقن ہو۔

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر 1949ء کو یہ آئین ذریعہ
ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

1۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''مقتدر عوامی جمہوریہ'' کی جگہ (3-1-1977 سے)
2۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''قوم کے اتحاد'' کی جگہ (3-1-1977 سے)